استخارہ کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ (حدیث)

اِستخارہ

عمل آسان . نفع بے شمار

حضرت حاجی شکیل احمد صاحب دامت برکاتہم

استخارہ کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ (حدیث)

استخارہ

عمل آسان ، نفع بے شمار

حضرت حاجی شکیل احمد صاحب دامت برکاتہم

کیا........کہاں؟

اپنی بات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ اَمَّا بَعْدُ

اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہیں، ہر کام کے انجام سے باخبر ہیں؛ جبکہ انسان کا علم محدود ہے، اپنے کاموں میں نفع چاہتے ہوئے بھی کبھی نفع اٹھاتا ہے اور کبھی نقصان۔

اسی نقصان سے بچانے کے لیے استخارہ کی عظیم نعمت دی گئی ہے۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ استخارہ کرنے والا کبھی نقصان نہیں اٹھاتا۔ (ترمذی)

اس کتاب میں مختلف دینی کتابوں سے استخارہ کے مضامین کو جمع کیا گیا ہے اور سہولت کے پیشِ نظر تسہیل کرکے عناوین بھی لگا دیئے گئے ہیں۔

استخارہ کی اہمیت، حقیقت، ضرورت، مسنون طریقہ اور رواجی غلط باتوں کو لکھ دیا گیا ہے۔

اللہ پاک ہمیں رواجی غلط باتوں سے بچنے اور مسنون طریقے پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ چھوٹے بڑے کاموں میں استخارہ کی توفیق دے، اور استخارہ کی برکت سے ہمارے تمام کاموں کا انجام اچھا کر دے۔ آمین

اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا
وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ۔

والسلام

شکیل احمد

یا اللہ! ہمیں عافیت کے ساتھ حق دکھلایئے،
حق سمجھایئے، حق پہ چلایئے، حق پہ جمایئے،
حق کی حفاظت اور اس کے پھیلانے کے لیے ہمیں قبول فرمایئے اور
اہلِ حق کے ساتھ ہمارا حشر فرمایئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

استخارہ کی اہمیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر معاملے میں
استخارہ کی تعلیم، اتنی اہمیت کے ساتھ
دیتے تھے؛ جیسے قرآن مجید کی تعلیم دیتے تھے۔
(ترمذی)

استخارہ کرنے والا ناکام نہیں ہوتا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد ہے:
جواستخارہ کرتا ہے وہ نقصان نہیں اٹھاتا
اور جو مشورہ کرتا ہے وہ نادم وشرمندہ نہیں ہوتا۔
(طبرانی)
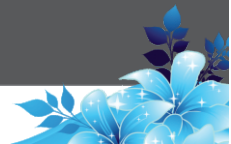
استخارہ چھوڑ دینا بدنصیبی ہے

نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک ارشاد ہے:
انسان کی خوش نصیبی یہ ہے کہ
اپنے کاموں میں استخارہ کرے اور بدنصیبی یہ ہے کہ
استخارہ کو چھوڑ بیٹھے،

اور

انسان کی خوش نصیبی اس میں ہے کہ
وہ اپنے بارے میں اللہ کے ہر فیصلے پر راضی رہے
اور بدنصیبی یہ ہے کہ وہ اللہ کے فیصلے پر
ناراضگی کا اظہار کرے۔

(ترمذی)

اللّٰہ

استخارہ

کرنے والا فرشتوں کے مانند

استخارہ کا ایک فائدہ یہ ہے کہ انسان فرشتہ صفت بن جاتا ہے، استخارہ کرنے والا اپنی ذاتی رائے سے نکل جاتا ہے اور اپنی مرضی کو خدا کی مرضی کے تابع کر دیتا ہے، وہ اپنا رخ پوری طرح اللہ کی طرف جھکا دیتا ہے تو اس میں فرشتوں کی سی صفت پیدا ہو جاتی ہے، اسی طرح جو بندہ کثرت سے استخارہ کرتا ہے وہ رفتہ رفتہ فرشتوں کے مانند ہو جاتا ہے ، حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ فرشتوں کے مانند بننے کا یہ ایک تیر بہدف مجرب نسخہ ہے جو چاہے آزما کر دیکھ لیں۔ (حجۃ اللہ البالغۃ)

استخارہ سے اللہ بھی ملے اور کام بھی بنے

حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اپنے کاموں سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مدد فرماتے ہیں۔ تمہیں اندازہ نہیں کہ تم نے ایک لمحہ کے اندر اس ایک مختصر عمل سے کیا سے کیا کرلیا۔ تم نے اللہ تعالیٰ سے رشتہ جوڑ لیا، اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق قائم کرلیا، اللہ تعالیٰ سے خیر مانگ لی اور اپنے لیے صحیح راستہ طلب کرلیا، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک طرف تمہیں صحیح راستہ مل جائے گا اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق اور دعا کرنے کا اجر و ثواب بھی ملے گا۔

ہر کام کے لیے استخارہ

کسی کام کے کرنے کا ارادہ کریں تو استخارہ ضرور کریں۔ شادی ہو، کاروبار ہو یا سفر ہو۔ ہر چھوٹے بڑے کام سے پہلے استخارہ کر لینا چاہیئے؛ اس میں تردّد ہو یا نہ ہو استخارہ کر لیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ہر کام میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے۔
پہلے حدیث گزر چکی ہے کہ جو شخص استخارہ کر لیتا ہے وہ نقصان نہیں اٹھاتا۔

استخارہ کیا ہے؟

استخارہ ایک مسنون عمل ہے
جس کا طریقہ اور دعا
حضرت نبی کریم ﷺ سے منقول ہے۔

استخارہ کے ذریعہ اپنے کاموں میں اللہ پاک
سے خیر و برکت اور انجام کی بہتری
طلب کی جاتی ہے۔

استخارہ کا وقت

استخارہ کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں، بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ استخارہ ہمیشہ رات کو سوتے وقت ہی کرنا چاہیے یا عشاء کی نماز کے بعد ہی کرنا چاہیے، ایسا کوئی ضروری نہیں، بلکہ جب بھی موقع ملے اس وقت استخارہ کر لے نہ رات کی کوئی قید ہے اور نہ دن کی کوئی قید، نہ سونے کی کوئی شرط ہے اور نہ سو کر جاگنے کی کوئی شرط؛ بلکہ جب بھی نماز کا وقت ہو، دو رکعت نفل پڑھ کر استخارہ کی دعا پڑھ لی جائے۔

استخارہ

خالی الذہن ہو کر کریں

استخارہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ پہلے کسی کام کے کرنے کا عزم اور ارادہ کرلیا، پھر برائے نام استخارہ بھی کرلیا؛ استخارہ تو خالی الذہن ہو کر کرنا چاہیے؛ ورنہ جو خیالات ذہن میں پہلے سے موجود ہوتے ہیں دل اسی جانب مائل ہوجاتا ہے اور استخارہ کرنے والا یہ سمجھتا ہے کہ یہ بات استخارہ سے معلوم ہوئی ہے۔

استخارہ کا صحیح طریقہ

نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پاک ارشاد ہے: جب تم میں سے کوئی شخص کسی بھی کام کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعت نفل پڑھے۔ (بخاری)

سنت کے مطابق استخارہ کا آسان طریقہ یہ ہے کہ دن رات میں کبھی بھی، جب نماز کا مکروہ وقت نہ ہو، دو رکعت نفل نماز استخارہ کی نیت سے پڑھے، نیت یہ کرے کہ میرے سامنے یہ معاملہ یا مسئلہ ہے، اس میں جو راستہ میرے حق میں بہتر ہو، اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ فرما دیں۔ سلام پھیر کر نماز کے بعد استخارہ کی مسنون دعا مانگیں۔ اگر کسی کو دعا یاد نہ ہو تو کوئی بات نہیں، کتاب سے دیکھ کر یہ دعا مانگ لے، اگر عربی میں دعا مانگنے میں دِقّت ہو رہی ہو تو اردو میں دعا مانگ لے:

استخارہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ، وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ، فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ، وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔

اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَ عَاجِلِہٖ وَ اٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ ، وَ یَسِّرْہُ لِیْ ، ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ۔وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَ عَاجِلِہٖ وَ اٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ ، وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ۔ (بخاری،ترمذی)

نوٹ: ’’ھٰذَا الْاَمْرَ‘‘ پر اپنے کام کا تصور کریں۔

اے اللہ ! میں آپ کے علم کا واسطہ دے کر آپ سے خیر اور بھلائی طلب کرتا ہوں اور آپ کی قدرت کا واسطہ دے کر میں اچھائی پر قدرت طلب کرتا ہوں، آپ غیب کو جاننے والے ہیں۔

یا اللہ ! آپ علم رکھتے ہیں میں علم نہیں رکھتا یعنی یہ معاملہ میرے حق میں بہتر ہے یا نہیں، اس کا علم آپ کو ہے، مجھے نہیں، اور آپ قدرت رکھتے ہیں اور مجھ میں قدرت نہیں۔

یا اللہ ! اگر آپ کے علم میں ہے کہ یہ معاملہ (یہاں اپنے کام کا تصور کریں) میرے حق میں بہتر ہے، میرے دین کے لیے بھی بہتر ہے، میری معاش اور دنیا کے اعتبار سے بھی بہتر ہے اور انجام کار کے اعتبار سے بھی بہتر ہے اور میرے فوری نفع کے اعتبار سے اور دیر پا فائدے

کے اعتبار سے بھی تو اس کو میرے لیے مقدر فرما دیجیے اور اس کو میرے لیے آسان فرما دیجیے اور اس میں میرے لیے برکت پیدا فرما دیجیے۔ اور اگر آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ یہ معاملہ (یہاں اپنے کام کا تصور کریں) میرے حق میں برا ہے، میرے دین کے حق میں برا ہے یا میری دنیا اور معاش کے حق میں برا ہے یا میرے انجامِ کار کے اعتبار سے برا ہے، فوری نفع اور دیرپا نفع کے اعتبار سے بھی بہتر نہیں ہے تو اس کام کو مجھ سے پھیر دیجیے اور مجھے اس سے پھیر دیجیے اور میرے لیے خیر مقدر فرما دیجیے، جہاں بھی ہو، یعنی اگر یہ معاملہ میرے لیے بہتر نہیں ہے تو اس کو چھوڑ دیجیے اور اس کے بدلے جو کام میرے لیے بہتر ہو اس کو مقدر فرما دیجیے، پھر مجھے اس پر راضی بھی کر دیجیے اور اس پر مطمئن بھی کر دیجیے۔

(اصلاحی خطبات)

شادی کے لیے استخارہ

حدیثِ پاک میں ہے کہ نکاح کے پیغام کو کسی پر ظاہر نہ کرے، پھر خوب اچھی طرح وضو کر کے جتنی نفلیں ہو سکے پڑھے، پھر خوب اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور عظمت و بزرگی بیان کرے اور اس کے بعد یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، فَاِنْ رَأَيْتَ فِيْ فُلَانَةٍ خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْدُرْهَا لِيْ، وَاِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا لِّيْ مِنْهَا فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ، فَاقْضِ۔

نوٹ: ''فُلَانَةٍ'' کی جگہ اس کا نام لیں، جس سے نکاح کا ارادہ ہو۔

اے اللہ! تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں ہے اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا ہوں اور تو غیب کا حال جانتا ہے ۔ پس اگر تو جانتا ہے کہ فلاں عورت/فلاں مرد (اِس جگہ جس سے نکاح کا ارادہ ہے، اس کا کا نام لیں) میرے لئے دین و دنیا اور آخرت کے اعتبار سے بہتر ہے تو اسے میرے لئے مقدر کر دے اور اگر اس کے علاوہ (کوئی دوسری عورت/دوسرا مرد) میرے دین اور آخرت کے لئے بہتر ہے تو اسی کو میرے لئے مقدر فرما۔ (مستدرک)

استخارہ کتنی بار کیا جائے؟

حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: انس! جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے سات مرتبہ استخارہ کرو، پھر اس کے بعد دیکھو، تمہارے دل میں جو کچھ ڈالا جائے، یعنی استخارہ کے نتیجے میں بارگاہِ حق کی جانب سے جو چیز تمہارے دل میں ڈالی جائے، اسی کو اختیار کرو کہ تمہارے لیے وہی بہتر ہے۔ (مظاہر حق)

استخارہ کرنے کے لیے کوئی مدت متعین نہیں۔ ایک معاملہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ماہ تک استخارہ کیا تھا، اس کے بعد شرح صدر ہوا تھا، روایت میں ہے کہ اگر ایک ماہ کے بعد بھی شرح صدر نہ ہوتا تو استخارہ جاری رکھتے۔

(رحمۃ اللہ الواسعۃ)

استخارہ کر لینے کے بعد کیا کریں

خالی الذہن ہوکراستخارہ کر لینے کے بعد دل جس طرف متوجہ ہو جائے یقین کر لیں کہ یہی میرے لیے بہتر ہے اور اگر دل کی توجہ ہٹ گئی یا اسباب پیدا نہیں ہوئے یا اسباب موجود تھے ؛مگر استخارہ کے بعد ختم ہو گئے، کام نہیں ہوسکا تو اطمینان رکھیں اور اللہ تعالی پر یقین رکھیں کہ اسی میں میری بہتری ہوگی۔

اس نبوی طریقہ پر استخارہ کر لینے کے بعد یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ میرے نفع ونقصان کو مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں۔اس لیے اب جو بھی ہوگا وہ بہتر ہی ہوگا ؛ اگر چہ بظاہر وہ اچھا نہ معلوم ہو۔

استخارہ کے بعد بھی اگر کشمکش موجود ہو تو بھی استخارہ کا مقصد حاصل ہو گیا، اس لیے کہ بندہ کے استخارہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ وہی کرتے ہیں، جو اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے۔

نقصان نظر آئے تو؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کچھ طے فرما دیتے ہیں۔ تو بندہ (اس فیصلہ کے ظاہر کو دیکھ کر) اللہ تعالیٰ سے شکوہ کرتا ہے (یہ کام بہتر نہیں ہوا) حالاں کہ انجام اور نتیجہ کے اعتبار سے اس کے حق میں وہی کام بہتر ہوتا ہے۔

استخارہ کے بعد جو ہوگا خیر ہوگا

اللہ پاک سے بڑھ کر کون رحیم و کریم ہے؟
اس کا کرم بے نظیر ہے، علم کامل ہے، اب جو صورت انسان کے حق میں مفید ہوگی، حق تعالیٰ اس کی توفیق دے گا، اس کی رہنمائی فرمائے گا، پھر نہ سوچنے کی ضرورت، نہ خواب میں نظر آنے کی حاجت۔ جو اس کے حق میں خیر ہوگا وہی ہوگا۔ چاہے اس کے علم میں اس کی بھلائی آئے یا نہ آئے۔
اطمینان و سکون فی الحال حاصل ہو یا نہ ہو،
ہوگا وہی جو خیر ہوگا۔

(دورِ حاضر کے فتنے اور ان کا علاج)

فوری ضرورت کے لیے استخارہ

بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ کسی کام میں فوری فیصلہ کرنا پڑتا ہے اور اتنی مہلت نہیں ہوتی کہ دو رکعت پڑھ کر استخارہ کی دعا پڑھی جائے، تو ایسے موقع کے لیے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ دعائیں تلقین فرمائی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْ لِیْ۔ (کنز العمال)

اے اللہ! میرے لیے خیر کا فیصلہ فرمایئے اور میرے لیے بہترین انتخاب فرمایئے۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ۔ (صحیح مسلم)

اے اللہ! میری رہنمائی فرمایئے اور مجھے سیدھے راستے پر رکھیے۔

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔
(ترمذی)

اے اللہ! جو میرے لیے مفید ہے وہ میرے دل میں ڈال دیجیے اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا لیجیے۔

ان میں سے جو دعا یاد آ جائے، پڑھ لے یا اپنی زبان میں ہی اللہ پاک سے کہہ لے کہ اے اللہ! مجھے یہ بات پیش آئی ہے، اس سلسلے میں آپ مجھے صحیح راستہ دکھا دیجیے، اگر زبان سے نہ کہہ سکے تو دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے کہہ دے کہ یا اللہ! اس معاملے میں میری صحیح رہنمائی فرما دیجئے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ وہی ہوگا، جو دین و دنیا کے اعتبار سے آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

استخارہ اور بے تحقیق باتیں

استخارہ میں اس بات کی کوئی حقیقت نہیں کہ استخارہ کی نماز اور دعا پڑھنے کے بعد

١ سو جاؤ

٢ کسی سے بات نہ کرو۔

٣ دائیں کروٹ لیٹو۔

٤ قبلہ رو لیٹو۔

٥ اچھے یا برے خواب کا انتظار کرو۔

٦ کالا، پیلا کوئی رنگ یا روشنی و تاریکی نظر آئے گی۔

٧ خواب میں کوئی بزرگ آ کر سب کچھ بتا دیں گے۔

ان میں سے کوئی چیز بھی حدیث سے ثابت نہیں، بس یہ باتیں بغیر تحقیق کے چل پڑی ہیں۔ (خطبات الرشید)

دوسروں سے استخارہ کرانا

یہ جو دوسروں سے استخارہ کرایا کرتے ہیں اس کی کوئی حقیقت نہیں... ہاں دوسروں سے کرا لینا گناہ تو نہیں؛ لیکن استخارہ کی دعا کے الفاظ ہی ایسے ہیں کہ خود کرنا چاہیے"۔ (مجالس مفتی اعظم)

جس طرح جاہلیت میں تیروں پر لکھ کر یہ معلوم کیا جاتا تھا، اسی طرح آج کل طرح طرح سے استخارے کیے جا رہے ہیں۔ یہ طریقہ بالکل غلط ہے اور انتہا تو یہ ہوگئی کہ اب ٹی وی اور ریڈیو پر استخارے نکلوائے جا رہے ہیں؛ حالانکہ استخارہ اللہ تعالیٰ سے اپنے

معاملے میں خیر اور بھلائی کا طلب کرنا ہے، نہ کہ خبر کا معلوم کرنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہدایت یہ ہے کہ جس کا کام ہو وہ خود استخارہ کرے، دوسروں سے کروانے کا کوئی ثبوت نہیں۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں موجود تھے، اس وقت صحابہ سے زیادہ دین پر عمل کرنے والا کوئی نہیں تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہتر استخارہ کرنے والا بھی کوئی نہ تھا؛ لیکن یہ کہیں نہیں لکھا کہ کسی صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا کر یہ کہا ہو کہ آپ میرے لیے استخارہ کر دیجیے، سنت طریقہ یہی ہے کہ صاحبِ معاملہ خود استخارہ کرے، اسی میں برکت ہے۔

کسی بزرگ یا عالم سے استخارہ کرانا

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ استخارہ خود کرنے کے بجائے کسی بزرگ سے عالم سے یا کسی نیک آدمی سے کروانا چاہئے، ہمارے استخارہ کا کیا اعتبار؟ لوگوں کا یہ خیال غلط ہے ۔صحیح بات یہ ہے کہ جس کا کام ہو، وہ خود استخارہ کرے۔ استخارہ دوسرے سے کروانا، ناجائز تو نہیں ہے؛ لیکن بہتر اور مسنون بھی نہیں ہے۔ استخارہ کا صحیح طریقہ وہی ہے، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھایا ہے کہ معاملہ جس کا ہو وہی استخارہ کرے۔

ہم گناہ گار ہیں! استخارہ کیسے کریں؟

کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو گناہ گار ہیں، ہم استخارہ کیسے کریں۔ان کو یہ بات سمجھ لینا چاہئے کہ استخارہ کے لیے شریعت نے تو کوئی ایسی شرط نہیں لگائی ہے کہ استخارہ گناہ گار انسان نہ کرے۔جو شرط شریعت نے نہیں لگائی، آپ اپنی طرف سے اس شرط کو کیوں بڑھاتے ہیں؟

اللہ پاک نیک لوگوں کی بھی سنتا ہے اور گنہ گاروں کی بھی ۔ جب کوئی شخص استخارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع اور سنت کے طور پر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور سنیں گے۔ہاں! گناہوں سے بچنا چاہیے تا کہ دعا جلد قبول ہو۔

استخارہ کوئی فال نکلوانا نہیں

کچھ لوگ استخارہ کے ذریعے فال نکلواتے ہیں
اور کچھ ایسا سمجھتے ہیں کہ استخارہ کے ذریعے
گذشتہ زمانے میں پیش آنے والا
یا آئندہ ہونے والا واقعہ
معلوم ہو جاتا ہے۔
استخارہ کا مقصد یہ نہیں ہے؛ استخارہ تو اپنے کاموں
میں اللہ تعالی کی طرف سے خیر و برکت طلب کرنے
اور انجام کی بہتری کے لئے ایک مسنون عمل ہے۔

کن کاموں میں استخارہ نہیں

ایک بات یہ بھی سمجھ لینی چاہیے کہ جو چیزیں اللہ نے فرض کردی ہیں یا واجبات اور سنن موکدہ ہیں، ان میں استخارہ کی حاجت نہیں۔

اسی طرح جن کاموں کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام اور ناجائز کردیا ہے، ان میں بھی استخارہ نہیں ہے، مثلاً کوئی آدمی استخارہ کرے کہ نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں؟ روزہ رکھوں یا نہ رکھوں؟ تو یہاں استخارہ نہیں۔ یہ کام تو اللہ تعالیٰ نے فرض کردیا ہے، یا کوئی شخص اس بارے میں استخارہ کرے کہ شراب پیوں یا نہ پیوں، رشوت لوں کہ نہ لوں، ویڈیو فلموں کا کاروبار کروں نہ کروں، سودی معاملہ کروں یا نہ کروں تو

ایسے ناجائز کاموں میں بھی استخارہ نہیں کیا جائے گا، بلکہ یہ سب تو حرام ہیں۔ استخارہ صرف جائز کاموں کے لئے ہے۔

رزق حلال کے حاصل کرنے اور روزی کمائیں یا نہ کمائیں اس کے لیے استخارہ کی ضرورت نہیں؛ کیونکہ یہ تو فریضہ ہے۔ استخارہ اس لیے کیا جائے کہ حلال رزق حاصل کرنے کے لیے ملازمت کروں یا تجارت؟ مثلاً تجارت کپڑے کی کروں یا کسی اور چیز کی؟ اب یہاں استخارہ کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اگر فرض حج کی ادائیگی کے لیے جانا ہو تو یہ استخارہ نہ کرے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں؟ بلکہ یوں استخارہ کرے کہ فلاں دن جاؤں یا نہ جاؤں؟ فلاں ٹور سے جاؤں یا نہ جاؤں؟

*****

ماخذ و مراجع

کتاب	مصنف
صحیح بخاری	محمد بن اسماعیلؒ
صحیح مسلم	مسلم بن حجاجؒ
جامع ترمذی	محمد بن عیسیٰؒ
مستدرک علی الصحیحین	ابوعبداللہ حاکم نیساپوری
کنز العمال	شیخ علی المتقیؒ
رحمۃ اللہ الواسعۃ	مفتی سعید احمد پالنپوری مدظلہ
مجالس مفتی اعظم	مفتی محمد شفیع صاحبؒ
دورِ حاضر کے فتنے اور ان کا علاج	مفتی محمد یوسف لدھیانویؒ
خطبات الرشید	مفتی رشید احمد لدھیانویؒ
اصلاحی خطبات	مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ
استخارہ سنت کے مطابق کیجئے	مولانا عمر انور مدظلہ

اس کتاب میں...

- استخارہ کی اہمیت وفضیلت
- احادیث میں استخارہ کی تاکید
- استخارہ کا صحیح طریقہ
- فوری ضرورت کے لیے مختصر استخارہ
- نکاح کے لئے مسنون استخارہ
- استخارہ کون کرے
- دوسروں سے استخارہ کروانا کیسا ہے
- استخارہ کن کاموں کے لیے ہے
- کن کاموں میں استخارہ نہیں
- استخارہ اور بے تحقیق باتیں

اور بھی بہت کچھ .....

Shop No. 1/2, Plot No. 18, Bushra Park
Old Panvel. 410 206. Ph. 98929 15021
e-mail : hirapublication@gmail.com / website : www.shariat.info